CURRENT GLOBAL REVIEWER

Special Issue 23 , Vol. III | Peer Reviewed | ISSN : 2319 - 8648
Fabruary 2020 | SJIF | Impact Factor : 7.139

اُردو زبان: قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کی علامت

ڈاکٹر آفاق انجم شیخ

صدر شعبۂ اُردو، فارسی اور اسلامک اسٹڈیز

نوتن مراٹھا کالج، جلگاؤں

drafaqanjum@gmail.com

ابتداء ہی سے ہندوستان مختلف مذاہب اور مختلف تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں کثرت میں وحدت ہے۔ اردو زبان ہندو مسلم اشتراک کا نتیجہ ہے۔ اُردو خالص ہندستانی زبان ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ ورثہ ہے۔ اردو زبان چونکہ ہندوستان میں بسنے والے ہندو، بدھ، جین سکھوں اور مسلمانوں کے آپسی سماجی، ثقافتی اور لسانی میل جول واشتراک سے اور اُن کے ایک دوسرے کو سمجھنے کے مقصد سے وجود میں آئی لہٰذا اس میں ان کے سماجی، معاشرتی، تہذیبی، ثقافتی اور لسانی عناصر کا اِدغام ہوا اور یہ مغلوبہ یا آمیزہ زبان اپنی ضرورت واہمیت کے اعتبار سے تمام کا سرمایہ بنی اور سبھی کے استعمال کے کام آئی۔ سبھی نے اس زبان میں تعلیم حاصل کی اور جب تخلیقِ ادب کا وقت آیا اور اُردو شاعری کا آغاز ہوا تو صرف مسلمانوں نے ہی اپنی زبان نہیں کھولی بلکہ ہندوؤں اور دیگر قوموں کے شعراء نے بھی اس زبان میں شعر گوئی کا آغاز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری کی تاریخ میں ابتداء ہی سے مسلم شعراء کے ساتھ ساتھ غیر مسلم شعراء کی شاعری کے نمونے ملتے ہیں۔

دنیا کی بیشتر ادبیات کا آغاز شاعری سے ہوا ہے۔ شاعری انسانی احساسات وجذبات کی عکاس وترجمان ہوتی ہے۔ دنیا کی رونق ورنگینی محض جذبات کی بدولت ہے۔ اگر محبت، نفرت، خوشی، غم، عداوت، ہمدردی جیسے جذبات ناپید ہو جائیں تو دنیا بے رنگ ہو جائے۔ نہ گلاب کے پھولوں سے فرحت ہو نہ ببول کے کانٹوں سے وحشت، نہ کسی سے ملنے کا اشتیاق ہو، نہ کسی کے بچھڑنے کا ملال، نہ اولاد کو والدین سے محبت ہو نہ والدین کو اولاد کے تئیں شفقت۔ غرض یہ کہ اگر جذبات فنا ہو جائیں تو تعلقات ٹوٹ جائیں۔ زندگی کی دلچسپیاں ختم ہو جائیں۔ تہذیب وتمدّن اور معاشرت متزلزل ہو جائے اور انسانیت اور حیوانیت میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے۔ انسان اور حیوان میں امتیاز کا پیمانہ محض عقل نہیں بلکہ جذبات بھی انسانیت کا طرّۂ امتیاز ہے۔ یہی جذبات جب الفاظ کا لبادہ پہن لیتے ہیں تو شعر کہلاتے ہیں۔

الطاف حسین حالیؔ نے مقدمۂ شعر وشاعری میں شعر کی افادیت کے تعلق سے یورپ کے ایک محقق کا قول یوں نقل کیا ہے۔-------

> "مشاغلِ دُنیوی میں انہاک کے سبب قومیں سوجاتی ہیں۔ شعر اُن کو جگاتا اور ہمارے بچپن کے اُن خالص اور پاک جذبات جو لوث وغرض کے داغ سے منزّہ ومبرّاء تھے، پھر تروتازہ کرتا ہے۔ دنیوی کاموں میں مشق اور ممارست سے بے شک ذہن میں تیزی آجاتی ہے مگر دل بالکل مر جاتا ہے۔ جب افلاس میں قوتِ لایموت کے لیے یا تو تونگری کے لیے جاہ ومنصب کی کوشش کی جاتی ہے اور دنیا میں چاروں طرف خود غرضی دیکھی جاتی ہے، اُس وقت انسان کو سخت مشکلیں پیش آتی ہیں۔ اگر اُس کے پاس کوئی ایسا علاج نہ ہو جو دل کو بہلانے میں اور تروتازہ کرنے میں چپکے چپکے مگر نہایت قوت کے ساتھ افلاس کی صورت میں تریاق کا کام دے سکے۔ یہ خاصیت خدا نے شعر میں ودیعت کی ہے۔"

اردو زبان قومی یکجہتی کی بہترین علامت ہے۔ اس کی شیرینی ومٹھاس، حسن وجمال اور نزاکتِ خیال کا بلا تفریقِ مذہب وزبان ہر کوئی معترف رہا ہے۔ قلی قطب شاہ سے لے کر جگن ناتھ آزاد تک ہر کوئی اس کا شیدائی ہے۔ اردو زبان عوام کے دلوں کی دھڑکن، ان کی اُمنگوں اور ترنگوں کی آواز، اُن کے ذوق کی ترجمان، اُن کی مصیبتوں اور مسرّتوں کی داستان اور اُن کے فکر واحساس اور ذہن وشعور کی زبان بنی رہی ہے۔ خصوصاً اردو شعراء نے ہر دور میں اپنے آپ کو قومی دھارے میں شامل ملک وملّت کے تقاضوں کے نزدیک وطنِ عزیز کے اچھے بُرے دِنوں میں ہمدم اور ہمدرد بنائے رکھا ہے۔ چنانچہ اردو شعراء نے بلا تفریق مذہب وقوم آپسی محبت اور بھائی چارے کے گیت بھی گائے، غزلیں بھی کہیں اور جذبۂ حبّ الوطنی سے سرشار نظمیں اور اشعار بھی کہے۔ تحریک آزادی کے ہر مرحلے میں اردو شاعروں نے اپنی شاعری کے ذریعہ مجاہدین آزادی کے دلوں کو گرمایا، ان کی ہمت بڑھائی انھیں حوصلہ دیا اور آزادی کے نغمے گائے۔

Scanned by CamScanner

CURRENT GLOBAL REVIEWER

Special Issue 23 , Vol. III | Peer Reviewed | ISSN : 2319 - 8648
Fabruary 2020 | SJIF | Impact Factor : 7.139

شاعرِ انقلاب جوش ملیح آبادی نے اپنی شاعری کے ذریعہ ہندوستان کو آزادی دلانے اور قومی یکجہتی کو فروغ دینے میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ جوش نے اپنے نظموں کے ذریعہ قومی یکجہتی کا پیغام عوام تک پہنچایا ہے۔ جوشؔ نے غزل اور نظم دونوں ہی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے انھوں نے نظموں کا سہارا لیا۔ تحریکِ آزادی کے متوالوں میں جوش پیدا کرنے کے لیے جوشؔ نے اپنی شاعری کے ذریعہ " اِنقلاب" کا نعرہ بلند کیا۔

کام ہے میرا تغیّر، نام ہے میرا شباب
میرا نعرہ انقلاب و انقلاب و انقلاب

قومی یکجہتی اُردو کے رگ وپے میں موجود ہے۔ اردو شاعری کا مطالعہ کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس زبان کا ادب بھی قومی یکجہتی کے خمیر سے بنا ہے۔ قدیم شعراء کے قصائد، مثنویات، مرثیے، گیت وغیرہ میں قومی یکجہتی کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ محسنؔ کاکوروی اپنے طویل نعتیہ قصیدہ کا آغاز کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدانِ گوکُل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اِک طول اَمَل

شاعر مشرق علامہ اقبالؔ نے جہاں اپنے ملک ہندوستان کا قومی ترانہ " سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا------" لکھ کر نہ صرف حبُّ الوطنی کا ثبوت دیا بلکہ اپنے مذہب کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کی تعریف وتوصیف میں نظمیں اور اشعار لکھ کر مذہبی رواداری کا ثبوت بھی بہم پہنچایا ہے۔ شری رام کی تعریف وتوصیف میں لکھی گئی اقبالؔ کی معروف نظم جس کا عنوان ہی "رام" ہے۔ اس نظم میں اقبالؔ نے رام کو کچھ اس طرح سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اُس کو امامِ ہند

تلوار کا دھنی تھا، شجاعت میں مرد تھا
پاکیزگی میں، جوشِ محبت میں فرد تھا

علامہ اقبالؔ نے گرونانک کی تعریف وتوصیف میں "نانک" اس عنوان سے پوری ایک نظم لکھی ہے۔ گرونانک کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اقبالؔ یوں رطبُ اللّسان ہیں کہ

پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اِک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

گوتم بدھ کے تعلق سے اقبال کے احساسات وجذبات کا اِظہار ان اشعار میں بخوبی نظر آتا ہے۔

قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پرواہ نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی

برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں

نظم "ہندوستانی بچوں کا قومی گیت" سے ماخوذ اقبالؔ کے یہ اشعار قومی یکجہتی، حُبُّ الوطنی اور مذہبی رواداری کی بہترین مثال ہیں۔

چشتی نے جس زمیں پر پیغامِ حق سُنایا　　نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا　　جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

اور

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے　　پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لَے سُنی تھی دنیا نے جس مکاں سے　　میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

Scanned by CamScanner

CURRENT GLOBAL REVIEWER

Special Issue 23 , Vol. III | Peer Reviewed | ISSN : 2319 - 8648
February 2020 | SJIF | Impact Factor : 7.139

معروف شاعر ندا فاضلی کا ایمان وایقان ہے کہ دنیا کے ہر مذہب کے صحیفے اور ہر دھرم کی کتاب کا بنیادی پیغام خلقِ خدا سے محبت و مودت ہی ہے۔

وہ صوفی کا قول ہو یا پنڈت کا گیان
جتنی بیتے آپ پر اتنا ہی سچ مان
چاہے گیتا باچیے یا پڑھیے قرآن
میرا تیرا پیار ہی ہر پُستک کا گیان

قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے شجر کی آبیاری میں اردو شعراء نے بلا تفریقِ مذہب وعقیدہ اپنا خونِ جگر پیش کیا ہے۔ ایک طرف اقبال رام، گوتم بدھ اور گرونانک کی تعریف وتوصیف کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف جگن ناتھ آزادؔ حضرت محمد ﷺ کی شان میں سلام کا نذرانہ پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

سلام اُس ذاتِ اقدس پر، سلام اُس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے انساں پر
سلام اُس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بے کسوں کا آسرا، مشفق غریبوں کا

صرف جگن ناتھ آزادؔ پر ہی موقوف نہیں، کئی غیر مسلم اردو شعراء نے نعتیہ کلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے حضرت محمد ﷺ سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔

کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ اپنی آرزو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

تکمیلِ معرفت ہے محبت رسولؐ کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت رسولؐ کی

اتنی سی آرزو ہے بس اے ربِ دو جہاں
دل میں رہے سحر کے محبت رسولؐ کی

کرشن بہاری نورؔ، ذاتِ نبوت ﷺ سے اپنے ربط کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

یہ ربطِ نبوّت اور وحدت ہر حال میں یکتا ہوتا ہے
جھکتی ہے نظر کعبہ کی طرف اور دل میں مدینہ ہوتا ہے

چودھری دلورام کوثری کے اس شعر میں ان کے عشقِ محمد ﷺ کی انتہا دیکھیے۔

کچھ عشقِ پیمبر ہی نہیں شرطِ مسلماں
ہے کوثریؔ ہندو بھی طلبگارِ محمدؐ

پنڈت ہری چند اخترؔ، محمدِ عربی ﷺ کو آدمیت اور انسانیت کی معراج قرار دیتے ہیں۔

کس نے قطروں کا ملایا اور دریا کر دیا
کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیّا کر دیا
اِک عرب نے آدمیّت کا بول بالا کر دیا

چندر پرکاش جوہر بجنوری حضرت محمد ﷺ سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں، اُن کا خیال ہے کہ محمد ﷺ سے عقیدت کے لیے مذہب وملت کی کوئی تخصیص نہیں، وہؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔

تخصیص کوئی مذہب وملت کی نہیں ہے
اُس رحمتِ عالمؐ کی دعا سب کے لیے ہے

Scanned by CamScanner

الغرض اُردو زبان نہ صرف یہ کہ بلا تفریق قوم و مذہب سبھی ہندوستانیوں کا مشترکہ سرمایہ رہی ہے بلکہ ملک میں قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے فروغ میں اس زبان کی شاعری نے ایک اہم کردار بھی ادا کیا ہے۔

حوالہ جات:

مقدمہ شعر و شاعری - الطاف حسین حالیؔ
نورِ سُخن - نورؔ میرٹھی
تذکرہ گلشنِ ہند - مرزا علی لطفؔ

From : Dr. Afaque Anjum Shaikh
Head Dept. Urdu, Persian & Islamic Studies
Nutan Maratha College, Jalgaon (M.S.)
drafaqanjum@gmail.com

☆☆☆

Scanned by CamScanner